سوال

(304) بے نمازی کا جنازہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اخبار ''اہل حدیث ،، میں آج کل بے نمازی کا نماز جنازہ درپیش ہے ، یہ بے نمازی جس کا جنازہ مبحوث عنہ ہے ، مومن ہے ، اللہ تعالی اس کے کل رسولوں پر عموما ، اور آنحضرت ﷺ پر خصوصا ایمان رکھتا ہے اور جملہ کتب سماویہ سابقہ اور قرآن وملائک وجن وقیامت وجہنم وجنت وعذاب قبر وغیرہ تمام باتوں پر اجمالا اعتقاد رکھتا ہے ، ان فرائض کا منکر نہیں ہے ، ہاں نماز کا تارک ہے لیکن اس فرضیت کا منکر نہیں ، اور ترک نماز کے وجوہات شتی ہیں : غفلت ، تکاسل ، نماز نہ سیکھنا وغیرہ ۔

اس بے نمازی پر حدیث : ''منت ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر ،، کی رو سے 'کفر ،، کا الحاق صحیح ہے ، اور اس اس آکد وضروری فرض (جو اسلام کا رکن ہے) کے ترک کرنے سے اسکا ایمان بے شک ناقص اور غیر مکمل ہے ، اور غیر مکمل ہے ، اور مطابق مسلک عام صحابہ وتابعین وائمہ محدثین ''ایمانہ کایمان جبریل ،، نہیں کہا جاسکتا ہے ۔ ''مومن ،، کا الحاق اس پر بلاشبہ صحیح ہے ۔ اس لیے وہ علماء جن کے فتاوے اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے شائع ہوا ۔ اس کا ترکہ مطابق حکم شریعت تقسیم کرنے کے لیے موجود ہے ، اس لیے مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنے کے لیے قبر بھی تیار کرانے کا حکم دے چکے ہیں ۔ اس کا غسل وکفن بھی مطابق حکم شریعت کیا گیا ہے ۔

اس کی بی بی کے چار ماہ دس دن عدت بیٹھنے کا حک بھی دیا جاچکا ہے ۔ اس کی اولاد کو صحیح النسب کہا گیا ہے نہ کہ اولاد زنا ۔ اس کی منکوحہ بی بی سے اس کی زندگی میں بلاطلاق نکاح ناجائز ہے بتایا گیا ہے ۔

خلاصہ یہ ہے کہ مقتیان اس بے نمازی کو جس کا ذکر اوپر ہوا ، مرتد ، واجب القتل نہیں کہتے ، اور یہ نہیں کہتے کہ اس بے نمازی کا نکاح بوجہ اس کے کفر کے جاتا رہا ، اس کی بی بی بلاطلاق دوسرا نکاح کرسکتی ہے ۔ اس کی اولاد ، اولاد زنا ہے ، صحیح النسب نہیں ہے ، ان سے مناکحت ترک ہے ، اس کا ترکہ مسلمانوں میں نہیں تقسیم کرنا چاہیے ۔ ''لایورث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم ، اس کو مقبرہ میں نہیں دفن کرنا چاہیے ، اس کی تجہیز وتکفین مطابق شریعت نہیں کرنی چاہیے ، بلکہ جیفہ کافر کی طرح کپڑے میں لپیٹ کر کسی گڑھے میں ڈال دینا چاہیے ۔

اہل علم کو لازم ہے کہ اس مسئلہ کے ہر پہلو پر غور کرکے ، اس کے متعلق جس قدر نصوص مل سکیں ان پر کامل غور کریں اور اس مہتم بالشان مسئلہ پر قوی سے قوی دلیل صریح الدلالت پیش کریں ، محتملات سے ، یاقیاس وجوہات ، یاضعاف حدیثوں سے جو تفسیروں میں بلاشبہ نقل کی جاتی ہیں کام چلنا مشکل امر ہے ۔

استدلال سے مسئلہ ثابت ہونا اور شئی ہے ، اور مصلحت یا تنبیہ کے لیے کوئی کام کرنا شئی دگر ہے ، دیکھو آنحضرت ﷺ کا وہ صحابی جو قرض چھوڑ کرا نتقال فرمایا تھا ، اور بقدر وفائے دین ، مال نہیں چھوڑا تھا ، آپ ﷺ نے اس کے لیے فرمایا : ''صلوا علی صاحبکم ،، جس کا صریح مطلب یہ تھا کہ تم لوگ نماز پڑھ لو ، میں نہیں پڑھوں گا ۔ اسی طرح اگر مقتدی لوگ یا علمائے دین تنبیہات خود نماز نہ پڑھیں اور معمولی لوگ پڑھ لیں ، توکیا یہ تنبیہ میں داخل نہیں ؟ ، ہم نصوص پر غور کرتے ہیں اور ان کے طرق استدلال کو جانچتے ہیں ۔

مولانا عبیدالرحمن صاحب نے پہلی آیت یہ پش کی ہے : واتقواہ وأقیموا الصلوۃ ولا تکونوا من المشرکین (الروم : 31) ، یعنی : ''اللہ تعالی سے ڈرو اور نماز قائم کرو اور مشرک مت بنو ،، ۔

مولانا عبیدالرحمن صاحب فرماتے ہیں : ''اس سے معلوم ہوا کہ تارک صلوۃ مشرک ہے ،، مولانا نے ' ولا تکونوا من المشرکین ،، سے واو کا ترجمہ چھوڑدیا ہے ، کوئی وجہ ہوگی ! ہم اس

کے آیت کے سیاق وسباق سے قطع نظر کرتے ہیں، تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں دو حکم تو ایجابی ہے : '' واتقوہ واَقیموا الصلاۃ ، اور تیسری نہی ہے '' ولا تکونوا من المشرکین ،، نہ کہ مشرکین کا وجود پہلے دو کے نہیں پائے جانے پر مرتب ہے ۔

دوسری آیت : '' الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ ،، مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ : ایمان کی علامت اور تعریف یہ بیان ہوئی کہ '' ایمان والے وہ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں ،، پوری آیت یہ ہے : إنما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویؤتون الزکاۃ وہم راکعون (المائدہ : 55) یعنی : '' اس کے سوا نہیں کہ تمہارا ناصر اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دینے والے ہیں اور وہ خشوع کرنے والے ہیں ،، یہ ویسے ہی ہیں جیسے کہ دوسری جگہ فرمایا گیا : إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ . (الروم : 2) .

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خدا کے ذکر کے وقت جس کا دل نہ دھڑکے ، اور آیتوں کو سن کر ایمان نہ بڑھے ، جو خدا پر توکل نہ کرے ، اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے ، دوسری جگہ فرمایا : قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ 1 الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ 2 وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ (المومنون : 2/2/3) ظاہر ہے کہ ان آیتوں میں ایمان سے ایمان کامل اور مومن سے مراد کامل مومن مراد ہے ۔

مولانا صاحب نے حدیث سے استدلال پیش کرتے ہوئے پہلی حدیث یہ پیش کی ہے : '' وحدانیت اور رسالت کی گواہی دینا ، نماز پنجگانہ قائم کرنا ، اور رمضان کے روزے رکھنا استطاعت ہو تو زکوۃ وحج بھی ادا کرنا اسلام ہے ،، انتہی ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث سے اسلام کا ذکر ہے اور اسلام اور ایمان بسا اوقات دونوں ایک معنی میں نہیں بولے جاتے ، بلکہ اسلام کے معنی ظاہری انقیاد ، اور ایمان کا معنی تصدیق قلبی ہوتا ہے : قال اللہ تعالی : قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ (الحجرات : 14) .

دوسری حدیث یہ پیش کی ہے : '' آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھکو حکم ربانی یہ ہے کہ لوگوں سے جہاد وقتال کروں ، جب تک کہ وہ وحدانیت اور رسالت پر گواہی نہ دیں اور نماز قائم کریں ،، الخ اس حدیث میں بھی قتل کا ذکر ہے ۔ اس کا نماز جنازہ سے تعلق ہی نہیں ۔ نماز نہ قائم کرنے میں قتل کیا جا سکتا ہے ، اس کو سزا دی جا سکتی ہے ، لیکن مرنے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اس کا ثبوت چاہیے ، آگے آپ نے یہ آیت : '' ولا تصل علی اَحد منہم مات اَبدا ،، (التوبہ : 284) پیش کی ہے ، جو خاص منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ، حالانکہ بظاہر نماز روزہ وغیرہ کرتے تھے ۔ دل میں ایمان نہ تھا ۔ یہاں معاملہ برعکس ہے ۔

پھر مولانا نے یہ مقدمہ لگا کر کہ نماز جنازہ سفارش ہے اور نافرمانوں کے سفارش منع ہے ۔ قال تعالی : ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون (ہود : 37) ،,, نافرمانوں کے بارے میں ہم سے بات چیت نہ کرو ، وہ ڈوبائے جائیں گے ،، ۔

حیرت واسعایاً مولانا ! آیت کریمہ میں قوم نوح کا ذکر ہے جو شقی اور پکے کافر ومشرک تھے ، یہاں مومن تارک صلوۃ کا ذکر ہے فاَین من ذلک ؟ پھر مولانا نے آیت : سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ (المنافقون : 6) سے استدلال پیش کیا ہے جو منافقین کے بارے ہی میں بالخصوص نازل ہوئی جو کافر حقیقی اور '' فی الدرک الاَسفل من النار ،،

(النساء: 145) ہیں، اوریہاں مبحوث عنہ مومن ہے جوتارک صلوۃ ہے۔

اس کے بعد آپ نے مقدمہ جوڑکرکہ اگربے نمازی کا جنازہ پرھاجائے گا، تواورلوگ اوردلیر ہوجائیں گے۔ اس لیے بے نمازی کی نمازجنازہ پڑھنا معاونت علی المعصیۃ ہوجائے گی، اللہ اس سے منع فرماتا ہے : تعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدہ: 2)۔

یہ استدلال جیسا ضعیف ہے، ظاہر ہے مقتدی لوگ تنبیہات دوررہیں گے اور معمولی لوگ پڑھ دیں گے، تواس طرح نہ معاونت علی المعصیۃ ہوگی نہ مومن کا جنازہ ہوگا، اوربسا اوقات اس کی نمازجنازہ بالخصوص معاونت علی البر ہوگی۔ جبکہ نمازجنازہ پڑھنے سے اس کے اعزہ واقربا اس کا خیال رکھیں گے اوراحسان مانیں گے، اس کی پابندی ان میں آئے گی اوران کی ضدنہ بڑھے گی، علاوہ بریں اگرکسی گنہگار کا بھلا ہماری نماز سے ہوجائے توخیر ہم کیوں روکیں یہ تو دنیا سے جاچکا، اس کی تنبیہ رہی دوسروں کےلیے، اس کے ساتھ ہم خیر نہ کریں جبکہ اس کا آخری معاملہ ہے۔ کبھی اسلام ہم کوایسی ہدایت نہیں کرتا، نہ اسلام کا یہ منشا ہے۔

صاحب منتقی نے اس بحث میں بالخصوص چند حدیثیں لکھی ہیں، جن کو ہم بحث کے استعمال کےلیے یہاں لکھ دیتے ہیں :

(1) عن جابِرًا، يَقُولُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : «إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ. رواہ الجماعۃ الاالبخاری، ، یعنی : ''آدمی اورکفرمیں فرق، نمازترک کرنے کا ہے،،۔

(2) ''عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : العَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ، رواہ الخمسۃ، ، یعنی : ''ہمارے اورتمہارے درمیان عہد نمازہے، جونمازترک کرے گا، کافرہوگا،،۔

(3) ''عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ، قَالَ : «كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ، رواہ الترمذی،،

یعنی : ''اصحاب رسول اللہ ﷺ بجزنمازاورکسی عمل کے ترک کرنے کوکفرنہیں جانتے تھے،،۔

ان حدیثوں کی تاویل میں صاحب منتقی نے اس طرح لکھا ہے : '' وحملوااحادیث التکفیر علی کفرالنعمۃ، أو علی معنی : قدقارب الکفر، وقداحادیث فی غیرالصلاۃ أریدبہاذلک،، یعنی : لوگوں نے احادیث تکفیر کو محمول کیاہے، اس معنی پرکہ یہاں کفرسے مراد کفران نعمت ہے، یا کفر سے مراد یہ ہے کہ قریب کفرہوگیا نہ کفر حقیقی، اوریہاں تاویل متعین ہے۔ کیوں کہ علاوہ ترک نماز کے اورباتی میں بھی کفراطلاق کیاگیا ہے اورتاویل متعین ہے،، چنانچہ متفق علیہ حدیث میں واردہوا : ''سباب المومن فسوق وقتالہ کفر،، مومن کوگالی دینا فسق ہے اوران سے لڑنا کفر،، حالانکہ قرآن میں واردہوا : وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا (الحجرات: 9)، یعنی : ''اگرایمان والوں کی دوجماعتیں باہم لڑپڑھیں، توان میں انصاف کے ساتھ صلح کرادو،،۔ اس آیت می باوجودقتال کے (جس سے کفر کا اطلاق باعتبارحدیث صحیح ہوگیا تھا) اللہ نے دونوں جماعتوں لڑنے والیوں کو''مومن،، کہا۔ لہذا جملہ قتال کفرکی تاویل خودقرآن نے متعین کردی۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت ابوذررضی اللہ عنہ سے اس طرح روایت ہے : ''قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : لیس من رجل ادعی لغیرأبیہ، وہویعلمہ الاکفر،، یعنی : جوشخص اپنے باپ کوچھوڑکردوسری طرف اپنی نسب کی نسبت کرے گا وہ کافرہوگا،،۔

تیسری حدیث میں واردہوا : ''عن ابی ہریرۃ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اثنتان فی الناس، وہما بہم کفر، الطعن فی النسب، والنیاحۃ علی المیت،، یعنی : ''دوشئی ایسی ہیں جولوگوں میں موجودہیں، حالانکہ وہ کفرہیں ایک : لوگوں کے نسب میں طعن وتشنیع کرنی۔ دوسری : میت پرنوحہ کرنا ہے،،۔

کیا کوئی نمازی مسلمان، زکوۃ دینے والا، حج کرنے والا، سارے احکام بجالانے والا، اگراپنے باپ کوچھوڑکردوسرے کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرے، یاکسی کے نسب میں طعن کرے، یا میت پرنوحہ کرے تواس کو کافرمرتد کہا جائے گا، اوراس پرجنازہ نمازنہ پڑھی جائے گی؟۔

ایک تیسری حدیث منع صلوۃ کی اورتائید کرتی ہے : ''عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُ : ذَكَرَ الصَّلَاةَ یَوْمًا فَقَالَ : " مَنْ حَافَظَ عَلَیْہَا ؟ كَانَتْ لَہُ نُورًا، وَبُرْہَانًا، وَنَجَاةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ، وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْہَا لَمْ یَكُنْ لَہُ نُورٌ، وَلَا بُرْہَانٌ، وَلَا نَجَاةٌ، وَكَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَعَ قَارُونَ، وَفِرْعَوْنَ، وَہَامَانَ، وَأُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ،، . رواہ احمد.

یعنی : ''عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا، تو فرمایا کہ : جو شخص نماز پر محافظت کرے گا اس کے لیے نماز قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات کا باعث ہوگی، اور جو شخص اس پر مخافظت نہ کرے گا، تو نہ اس کے لیے نور ہوگا، نہ دلیل، نہ نجات، اور قیامت کے دن قارون فرعون وہامان وابی ابن خلف کے ساتھ ہوگا،،۔

اس حدیث کی بھی جس میں تارک الصلوۃ کی فرعون وہامان وابی بن خلف کی معیت کا ذکر ہے،تاویل کرنی ہوگی اس سبب سے کہ اس کے معارض روایتیں موجود ہیں، کما یأتی.

اب فریق ثانی کے دعوی اور دلائل کو بغور ملاحظہ فرمائیں :

فریق ثانی کا دعویٰ یہ ہے کہ جو شخص مومن ہے، اسلام اور مسلمانوں سے محبت رکھتا ہے، عقائد اسلامیہ کا مقر ہے،اپنے آپ کو کافر یا غیر مسلمان نہیں کہتا، ایسا سمجھتا ہے جیسا کہ آگ میں ڈالا جانا، مسلمانوں کی مدد کےلیے تیار، اسلام کی ہر بات سے خوش، اسلام اور مسجد و نماز کا دل سے احترام، حج و شوق، رسولوں اور بزرگان دین کا معتقد، اللہ تعالیٰ کی توحید کا قائل لیکن نماز کا پابند نہیں۔ کبھی کبھی جمعہ و بقر عید پڑھ لیتا ہے، ترک نماز کی وجہ، معاندت نہیں، استہانت، نہ استخفاف بلکہ غفلت یا تکاسل یا بعض مسلمانوں کا خیال کہ نماز بڑی چیز ہے، بڑے لوگوں، مولویوں کا کام ہے، ہم چھوٹے ناپاک ہیں، ہم کس طرح پڑھیں ! یا نماز سیکھا ہی نہیں اور بوڑھے ہوگئے،اب خیال یہ جماکہ قرآن کی سورتیں اور دعا اور التحیات یاد نہیں، نماز کیوں کر پڑھیں، یا اس ارادہ میں رہا کہ آج شروع کرتا ہوں، کل شروع کرتا ہوں، آج کپڑے صاف نہیں، نہایا نہیں وغیرہ وغیرہ، اور نہ ان کو کوئی تعلیم دینے والا ملا کہ ہر بات کی تعلیم دے،ان کے خیالات کو دور کرے، پس ایسا شخص اگر مجائے تو تنبیہ کےلیے مقتدی اور علماء لوگ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں، بلکہ ایسے موقع پر اقتداء للسنۃ النبویہ غصہ اور رنج ظاہر کریں۔ لیکن معمولی لوگ پڑھیں تو خود چشم پوشی اور تسامح کریں، اگر کوئی پڑھنے والا نہ ملے تو بعد رنج و غصہ ظاہر کرنے کے پڑھ لیں۔ لیکن جیفہ کافر کی طرح بے نماز جنازہ نہ گاڑدیں۔ دلائل پر غور کرو :

(1) عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ : « خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَہُنَّ اللَّہُ عَلَى الْعِبَادِ، فَمَنْ جَاءَ بِہِنَّ لَمْ یُضَیِّعْ مِنْہُنَّ شَیْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّہِنَّ، كَانَ لَہُ عِنْدَ اللَّہِ عَہْدٌ أَنْ یُدْخِلَہُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ یَأْتِ بِہِنَّ فَلَیْسَ لَہُ عِنْدَ اللَّہِ عَہْدٌ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَہُ، وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَہُ الْجَنَّةَ،، .

یعنی : عبادۃ بن الصامت سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا : کہ پانچ نمازیں فرض ہیں بندوں پر، جو شخص ان کو ادا کرے گا اور کسی کو ضائع نہ کرے گا خفیف سمجھ کر، تو اس کےلیے اللہ کا عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے، اور جو شخص اس کو نہ ادا کرے گا، تو اللہ کی طرف سے اس کےلیے جنت میں داخل کرنے کا عہد نہیں ہے، اگر چاہیے تو اس پر عذاب کرے اور چاہے مغفرت کردے،،۔

(2) ''عن ابی بکر قلت : یارسول اللہ ما نجاۃ ہذا الأمر ؟، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : من قبل منی الکلمۃ اللتی عرضت علی عمی فردہا، فہی لہ نجاۃ،، .

یعنی : ''حضرت ابو بکر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اس عذاب الہی سے نجات کیوں کر ملے گی ؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا : کہ وہ کلمہ جس کو میں نے اپنے چچا ابو طالب پر پیش کیا تھا جس کو انہوں نے رد کر دیا۔ جو شخص اس کو قبول کرے گا اس کےلیے نجات کا باعث ہوگا،،۔

(3) ''عن عبادۃ بن الصامت قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول : من شہد ان لا إلہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرمہ اللہ علی النار،، رواہ مسلم،

یعنی : ''جو شخص گواہی دے گا اس بات کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے، تحقیق کہ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، تو اللہ اس کو آگ پر حرام کردے گا،،۔

(4) ''عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : « مَنْ مَاتَ وَہُوَ یَعْلَمُ أَنَّہُ لَا إِلَہَ إِلَّا اللہُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ،، .

یعنی : ''جو شخص یہ یقین کرکے مرے گا کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں وہ جنت میں داخل ہوگا،،۔

(5) حَدَّثنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم: "مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ، وَابْنُ أَمَتِهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ الجنة علی ما کان من العمل،، (متفق علیہ).

(6) حَدَّثنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ» قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا فَيَسْتَبْشِرُوا، قَالَ: «إِذًا يَتَّكِلُوا»، فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا (متفق علیہ).

(7) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا،، (مسلم).

(8) وعنہ أیضا ''ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: أسعد الناس بشفاعتی من قال: لاالہ الا اللہ خالصا من قلبہ،،.

حدیث اس لونڈی کی کہ جس سے آپ ﷺ نے سوال کیا ''این اللہ؟،، خدا کہاں ہے؟،، فَأشارت إلی السماء ،، ''اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر سوال کیا: ''من انا؟،، میں کون ہوں؟، اس نے کہا: ''انت رسول اللہ،، آپ خدا کے رسول ہیں،،۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''اعتقھا فإنھا مؤمنة، اسے آزاد کردو یہ مومنہ ہے،،۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مومن ہونے کے لیے اللہ تعالی اور رسالت کا اقرار کافی ہے ،اتنے ہی سے اس پر اسلامی احکام جاری کیئے جائیں گے، یہ نہیں کہ اسلامی احکام جاری کرنے کے لیے نماز کا سوال بھی کیا جائے ،اگر کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس کے نماز پڑھنے کا علم تھا اس واسطے سوال نہیں کیا۔ لیکن واضح رہے کہ اگر آپ کو اس کے نماز پڑھنے کا علم تھا، تو أین اللہ و من انا کا سوال بے معنی تھا گو اس عاجز عبد السلام کو اس معاملے میں کوئی کلام کرنے کا نہ تھا لیکن مان نہ مان میں تیرا مہمان ۔ یہ چند کلمے عرض کردیئے گئے ہیں اہل علم اس طرف توجہ فرمائیں اور سطحی نظر سے کام نہ لیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 465

محدث فتویٰ